بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
# الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ | منگل ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ ۵ شہادت ۱۳۶۲ھ ۵ اپریل ۱۹۸۳ء | نمبر ۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چونسٹھویں مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

## اللہ تعالیٰ کی رحمتوں پر شکر کے اظہار کے لیے ہر گھر میں اللہ کی بھرپور حمد کی جائے

### چند ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اتنے فضل نازل فرمائے ہیں کہ ساری عمر ان کا شکر ادا کرتے رہیں تو کم ہے

### اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ اس کی غیر معمولی مدد و نصرت اور حفاظت جلد آئے گی

مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

ربوہ ۳ شہادت / اپریل۔ جماعت احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے نہایت درجہ خوبی اور کامیابی کے ساتھ آج دن کے قریباً ڈیڑھ بجے اختتام پذیر ہو گئی۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ

خلافت رابعہ کے بابرکت دور کی اس پہلی مجلس مشاورت میں احباب جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے ایسے شاندار اور روح پرور وجد طاری کرنے والے نظارے دیکھے کہ دل حمد سے بھر گئے اور دل پکار اٹھے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کے اظہار میں، کاش! ہم احمدیوں کا سارا وجود سراپا حمد بن جائے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

سیدنا و امامنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب میں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے اظہار کے لیے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی بھرپور حمد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چند ماہ میں اپنی رحمتوں اور نعمتوں کے ایسے زبردست جلوے دکھائے ہیں کہ اگر ہم ساری عمر انہی فضلوں کا شکر ادا کرتے رہیں تو بھی کم ہے۔ حضور نے اپنے خطاب کے آخر میں احباب جماعت کو اپنے دو بابرکت رؤیا کے حوالے سے یہ بھی خوشخبری دی کہ اللہ کی غیر معمولی مدد و نصرت اور حفاظت بہت جلد ہمارے شامل حال ہو گی۔

چونسٹھویں مجلس مشاورت کی کارروائی میں سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر بحث کا آخری مرحلہ ۳ اپریل کو دن کے ایک بجے میں پانچ منٹ پر ختم ہوا۔ آخری سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید وقف جدید کے بارے میں تھی۔ اس کے بعد حضور نے اپنا اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ جو ایک بجنے میں پانچ منٹ پر شروع ہوا اور ایک بج کر ۲۶ منٹ پر ختم ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کامل حمد کرنے والا صرف ایک ہی وجود محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا ورنہ عام انسان تو ناشکریوں کے بہت مظاہرے کرتا ہے۔ جب انسان حقیقی حمد کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو لازماً وہ اپنی اصلاح اور نیک اعمال کی بجا آوری کی طرف بھی متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس میں عجز اور انکسار بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ حضور نے احباب جماعت کو تلقین کی کہ حال ہی کے چند ماہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت پر جو بے انتہا فضل نازل فرمائے ہیں ان کے شکرانے میں اللہ کی بھرپور حمد کریں اور ہر گھر میں یہ بات موضوع بن جائے۔ گھروں میں خاوند، بیوی بچے اسی کا ذکر کریں۔ اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کی حمد ایک عام تحریک کی شکل میں جاری و ساری رہنی چاہیئے۔

حضور نے ایک اور اہم بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ جماعت کا مجموعی اقتصادی معیار بلند کرنے کے لیے تجارت اور صنعت کے میدان سے منسلک ذہین دماغ آگے آئیں اور ایسی صنعتوں کو فروغ دیں جن سے جماعت کے کم استطاعت رکھنے والے بھی جن میں بیوگان، یتامیٰ اور دیگر لوگ شامل ہیں، فائدہ اٹھا سکیں۔ اور وہ عطیہ وصول کرنے والوں کی بجائے معطی بن جائیں۔ اس سلسلے میں بالخصوص ربوہ کو ایک ماڈل بنایا جائے۔ اور جماعت اقتصادی معیار میں اتنی ترقی کرے کہ عطایا کے سلسلے اور احسان کے چشمے افراد جماعت کی طرف نہیں بلکہ غیر از جماعت احباب کی طرف بہنے لگیں اور ہم صحیح معنوں میں

خیر امۃ اخرجت للناس

کے مصداق بن سکیں۔ حضور نے فرمایا اس سکیم میں پاکستان اور پاکستان کے باہر کے لوگ سرمایہ کاری کرنے کے لیے آگے آئیں۔

حضور نے مشکلات ذکر کرتے ہوئے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ میں جب اپنے رب کی طرف جھکا تو گزشتہ ہفتوں سے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے میری تضرعات کو سن کر مجھے دو خوشخبریوں سے نوازا۔ حضور نے اپنے دو تازہ خواب سنائے اور ان سے یہ استنباط فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ کی مدد اور حفاظت جلدی جماعت کو پہنچے گی۔ اور اللہ کی حفاظت جماعت کو اپنے دامن میں لے لے گی۔ اللہ تعالیٰ ایک گہرے دوست کی طرح ہماری مدد کو آئے گا اور اپنی حفاظت میں ہمیں لے لے گا۔ اور جس طرح ایک ماں اپنے بچے کی حفاظت کرتی ہے یا ایک بہن اپنے "ویر" (بھائی) کی حفاظت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح ہماری حفاظت کرے گا حضور نے فرمایا یہ جماعت کے لیے خوش خبری ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے یہ خوشخبری سن کر احباب جماعت پر وفور جذبات سے عجیب محویت کا عالم طاری ہو گیا۔ چنانچہ جب حضور نے اس خطبہ کے فوراً بعد دعا کروائی تو ایوان محمود کا وسیع و عریض حال جس میں لگ بھگ ایک ہزار مرد اور خواتین گیلریوں میں موجود تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور شکر کے جذبات سے گریہ وزاری کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ احباب بے خود ہو کر اپنے مولا کے حضور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرنے لگے۔

دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ، فرما کر تشریف لے گئے اس طرح سے جماعت احمدیہ کی ۶۴ ویں اور خلافت رابعہ کی پہلی مجلس مشاورت کامیابی سے اختتام کو پہنچی۔

## عمومی کوائف

امسال مجلس مشاورت میں کل ۶۲۹ نمائندگان شامل ہوئے۔ اس میں تین نمائندے پاکستان سے باہر کے ممالک سے آئے تھے۔ مشاورت کے نمائندگان کی رہائش کا انتظام امسال دارالضیافت کے علاوہ جماعت کے دیگر اداروں کے گیسٹ ہاؤسوں میں کیا گیا تھا۔

امسال خواتین نے بھی مجلس مشاورت کی کارروائی میں اپنا مشورہ پیش کر کے حصہ لیا۔

مشاورت کے دوسرے روز ہفتہ ۲ اپریل

باقی صفحہ پر

## اخبار احمدیہ

ربوہ: ۴ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے ناساز ہے۔ سر میں درد ہے احباب کرام خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر منصور احمد شریف آف زمبابوے کو اپنے خاص فضل و کرم سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام طاہر احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود چوہدری محمد شریف (مرحوم) آف لوساکا LOSAKA (زمبیا) کا پوتا اور چوہدری عبدالمجید صاحب آف نیروبی (کینیا) کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح با اقبال بابرکت عمر والا اور خادم دین بنائے آمین۔ (چوہدری بشیر احمد گورایہ سیکرٹری جماعت احمدیہ زمبابوے)

## بستر علالت پر بھی سپین میں دعوت اسلام

پچھلے دنوں مکرم الٰہی ظفر صاحب کو دل کے عارضہ کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ ہسپتال میں بھی آپ فریضہ تبلیغ سے غافل نہیں رہے۔ احباب اس مجاہد بھائی کے لئے دعا فرمائیں۔

غرناطہ مشن میں ٹیلیفون لگ چکا ہے اور اللہ کے فضل سے لوگوں کی آمد و رفت جاری ہے۔ محترم مکرم الٰہی صاحب ظفر پارکوں، اڈوں پر جا کر بھی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ لوگ شوق اور خندہ پیشانی سے لٹریچر لیتے ہیں۔ اسلام اور احمدیت سے تعارف کی خاطر مشن ہاؤس میں احباب آتے ہیں۔

؎ عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو

مدیر: مسعود احمد دہلوی۔ پیشکش: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

۵ شہادت ۱۳۶۲ ہش

# نظامِ خلافت کے ساتھ وابستگی

اور

# ہمارے تین بنیادی فرائض

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعمالِ صالحہ بجالانے والے مومنوں کو خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کے وعدہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اس نعمت کی حقیقی قدر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دین کو تمکنت عطا فرمائے گا اور ان کے ہر خوف کو دور کر کے اسے امن میں بدلتا اور ان کے لئے اطمینان و سکینت کے سامان پیدا کرتا چلا جائے گا۔ اس نعمت کی حقیقی قدر کے طور پر اس نے مومنوں کو تین باتوں کا بطور خاص حکم دیا ہے اور ان میں سے جس بات کو سب سے مقدم کیا ہے وہ ہے۔ نماز باجماعت۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ النور میں پہلے اپنے اس وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (النور آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد وہ اسے ان کے لئے امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

خلافت جیسی عظیم الشان نعمت عطا ہونے اور اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے پر شکر گزاری کا طریق اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کیا ہے کہ ایسے مومنوں کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ کسی کو بھی خدا کا شریک نہ بنائیں اور توحید پر قائم ہو کر اس کی عبادت بجالائیں۔ عبادت کا حق ادا کرنے کے سلسلہ میں اس نے تین باتوں کا مومنوں کو بطور خاص حکم دیا ہے۔ چنانچہ اگلی ہی آیت میں فرمایا:

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (النور آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوتیں دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ان تین باتوں میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ نے نماز باجماعت کو رکھا ہے۔ جیسا کہ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ دوسری بات انفاق فی سبیل اللہ ہے اور تیسری بات ہے ہر ہر قدم میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بجالانا۔ دراصل ان تین باتوں پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی توفیق ملتی ہی ہے نعمتِ خلافت کی دل سے قدر کرنے اور خلیفۂ وقت کی اطاعت بجالانے کے نتیجہ میں۔ اور ان باتوں پر عمل پیرا ہونے سے ہی مومن خلافت کی عظیم الشان برکات سے متمتع ہوتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"درحقیقت اقامۃ الصلوٰۃ بھی بغیر خلیفہ کے نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اطاعت رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتہ میں پرو دیا جائے ... پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعتِ رسول بھی ہوگی۔ کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو، یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے۔ تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں۔ اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے (یعنی خدمتِ دین کی غرض سے چھوڑنے) کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر خلافت نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی۔ تمہاری زکوتیں بھی جاتی رہیں گی اور تمہارے دل سے اطاعت رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جزاول تفسیر سورۃ النور ص ۳۷)

الغرض ہمارے لئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب خلافت کی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا ہے ازبس ضروری ہے کہ ہم نماز باجماعت کے التزام، انفاق فی سبیل اللہ اور اطاعت رسولؐ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ یہی وہ تین باتیں ہیں جن پر آجکل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات میں بطور خاص زور دے رہے ہیں۔ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی کے تعلق میں انہیں ہمارے تین بنیادی فرائض کی حیثیت حاصل ہے۔ ان کی کما حقہ ادائیگی میں ہماری تمام تر کامیابی کا راز مضمر ہے۔

---

"امروز قوم من نہ شناسد مقامِ من ٭ روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# تضمین

میرے مقام سے ہے مری قوم بے خبر
اک دن کرے گی یاد مجھے وہ بچشمِ تر

کھل جائے گا ہر ایک پر شمشیر کا بھرم
جن کے خیال میں ہوں میں بے تیغ و بے تبر

سب جان لیں گے مہدیٔ موعود میں ہی ہوں
یاد آئیں گے گرہن زدہ شمس اور قمر

کسرِ صلیب دیکھے گی دنیا بچشمِ خود
عالم میں لہلہائے گا توحید کا شجر

قومیں اماں پائیں گی میرے حصار میں
جب فتنہ و فساد سے پُر ہوں گے بحر و بر

میری طرف رجوعِ جہاں ہوگا ایک دن
حق پوئے آب و تاب سے جب ہوگا جلوہ گر

امروز قوم من نہ شناسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم"

چوہدری شبیر احمد واقفِ زندگی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ذکرِ حبیب ★ محبتِ الٰہی

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم - چک ۱۸۴ ر، آر ضلع بہاولنگر)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زندگی کے حالات و واقعات کے مطالعہ اور آپ کی تحریرات کے پڑھنے سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آتی ہے کہ آپ کو خالق کائنات ربّ العزت سے شدید محبت اور گہرا اور زندہ ذاتی تعلق تھا اور آپ توکل علی اللہ کے عظیم مقام پر فائز تھے۔

حضرت اقدس کے والد ماجد نے آپ کی جوانی کے عالم میں اپنے ایک دوست کے ذریعہ آپ کو یہ کہلا بھیجا کہ ایک بڑے برسرِ اقتدار افسر کے ساتھ میرے اچھے تعلقات ہیں اگر تم پسند کرو تو میں اس افسر سے کہہ کر تمہیں اچھی ملازمت دلا سکتا ہوں۔ یہ پیغام سن کر حضرت اقدس نے بلا توقف فرمایا کہ والد صاحب سے عرض کر دیجئے کہ میں ان کی شفقت کا ممنون ہوں لیکن وہ میری نوکری کی فکر نہ کریں۔ میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں۔

بلاشبہ آپ اس احکم الحاکمین ربّ العالمین کے دربار میں نوکر ہو چکے تھے۔ جس کی حقیقی اور سچی نوکری کے بعد انسان کو کسی اور حاکم یا سرکار کی نوکری کی کوئی احتیاج باقی نہیں رہتی چنانچہ جب آپ کے والد صاحب کے دوست نے انہیں جا کر یہ بتایا کہ آپ کے بیٹے نے تو یہ جواب دیا ہے کہ

"میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں"۔

تو انہوں نے بیٹے کا یہ جواب سن کر کچھ دیر خاموش رہ کر فرمایا "اچھا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ میں نوکر ہو چکا ہوں تو پھر خیر ہے اللہ اُسے ضائع نہیں کرے گا"۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے والد محترم شفقتِ پدری اور بشری کمزوری کے تقاضا کے تحت اپنے اس بیٹے کے مستقبل کے بارے میں بہت فکر مند رہتے تھے اور بیم و رجا کی کیفیت سے دوچار والدِ بزرگوار جب بھرپور جوانی میں اپنے لختِ جگر کے زہد و عبادت اور ذکرِ الٰہی میں استغراق و انہماک کو دیکھتے تو بعض دفعہ بڑی حسرت کیساتھ ان کے منہ سے اس ابدی صداقت کا اظہار بھی ہو جاتا "سچا رستہ تو یہی ہے جو غلام احمد نے اختیار کیا ہے ہم تو دنیاداری میں اُلجھ کر اپنی عمریں ضائع کر رہے ہیں"۔ اپنے والد محترم کی دنیاداری کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ

"میرے والد صاحب اپنی ناکامیوں کی وجہ سے اکثر مغموم اور مہموم رہتے تھے انہوں نے پیروی مقدمات میں ستر ہزار کے قریب روپیہ خرچ کیا تھا جس کا انجام آخر ناکامی تھی۔۔۔۔۔ اسی نامرادی کی وجہ سے حضرت والد صاحب مرحوم ایک نہایت عمیق گرداب غم اور حزن اور اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے اور مجھے ان حالات کو دیکھ کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقع حاصل ہوتا تھا کیونکہ حضرت والد صاحب کی تلخ زندگی کا نقشہ مجھے اس بے لوث زندگی کا سبق دیتا تھا جو دنیاوی کدورتوں سے پاک ہے"۔

(بحوالہ سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مصلح موعود)

سرورِ کائنات آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

رَجُلٌ کَانَ قَلْبُہٗ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ (ترمذی)

کہ جس شخص کا دل مسجد میں لٹکا رہتا ہے اور جب وہ کسی کام کاج کے لیے مسجد سے باہر جاتا ہے تو گویا اپنا دل مسجد میں ہی چھوڑ آتا ہے کہ کب یہ کام ختم ہو اور میں پھر مسجد میں جا کر اپنے ربّ کے ذکر میں مشغول ہو کر اپنی قلب و روح کی تسکین کا سامان کروں ایسا شخص خدا کی رحمتِ خاص کے سایہ تلے ہوتا ہے"۔

حضرتِ اقدس کا عالمِ جوانی میں یہی حال ہوتا تھا کہ ہر وقت مسجد میں ہی عبادت و ریاضت اور تلاوتِ قرآنِ کریم میں مشغول رہتے چنانچہ آپ کے والد صاحب سے ایک افسر بارنیس نے جو اکثر آپ کے ہاں آیا کرتے تھے ایک دفعہ پوچھا کہ آپ کا ایک چھوٹا لڑکا بھی ہے مگر میں نے اُسے کبھی دیکھا نہیں اس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہاں میرا ایک چھوٹا لڑکا تو ہے مگر وہ تازہ شادی شدہ دلہنوں کی طرح کم ہی نظر آتا ہے اگر اُسے دیکھنا ہو تو مسجد کے کسی گوشہ میں جا کر دیکھ لیں وہ تو مسیتڑ ہے اور اکثر مسجد میں ہی رہتا ہے"۔

ابتدائے بچپن سے آپ کے پاک دل میں محبتِ الٰہی کا جو بیج بویا گیا تھا وہ اب ایک مضبوط اور بڑا درخت بن چکا تھا اور اپنے محبوبِ حقیقی کی یاد ہر وقت آپ کو بیقرار رکھتی بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود اور امام مہدی کے عظیم منصب پر فائز فرمایا تو اپنے ربِّ کریم کی محبت کے گیت کچھ اس طرح گائے کہ آپ کے جسم و جان کا ہر ذرہ حمد باری اور عجز و انکساری سے معمور نظر آتا ہے۔ یہ چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:۔

"اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار
اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار
ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
تیرے اے میرے مربی کیا عجائب کام ہیں
گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار
تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار
گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جہد و عمل کا انحصار
اے میرے پیارے جہاں میں تو ہی ہے اک بے نظیر
جو ترے مجنوں حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار
مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ملکِ روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر
گو بہت دنیا میں گزرے ہیں امیر و تاجدار"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

حضرت اقدس نے خدا کی خاطر دنیا سے اور دنیا کی ہر جھوٹی لذت سے منہ موڑا تو ربِّ رحمان و منّان نے اپنے ہر ایک کرم اور نعمت سے آپ کے گھر اور وجود کو بھر دیا اس فضلِ باری کا ذکر کرتے ہوئے آپ اپنے ربّ کے حضور عرض کرتے ہیں:۔

۱۔ عاشقانِ روئے خود را ہر دو عالم میدہی
ہر دو عالم ہیچ پیشِ دیدۂ غلمانِ تو

کہ بے شک تو اپنے عاشقوں کو دونوں جہان بخش دیتا ہے۔ مگر تیرے غلاموں کی نظر میں دونوں جہانوں کی حقیقت کیا ہے وہ تو صرف تیرے دیدار کے بھوکے ہیں:۔

۲۔ در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ مے خواہم از تو نیز توئی

"یعنی دونوں جہانوں میں میرا تو بس تو ہی محبوب ہے اور میں تجھ سے صرف تجھی کو مانگتا ہوں۔ یعنی دنیا جہانوں کی نعمتیں تیرے پیار اور وصال کے بغیر بے لذت ہیں اصل لذت اور سیری تو تیری محبت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ یہی وہ حالت ہے ایک سچے مومن کی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط (البقرہ ع ۲۰)

"جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ (ہی) سے محبت کرتے ہیں"۔

حضرت اقدس اپنے والد ماجد کی دنیاوی معاملات میں ناکامیوں اور ان کے نتیجہ میں ان کی حزن و غم کی کیفیت پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وجہ سے وہ ہمیشہ مغموم اور محزون رہتے تھے کہ جس قدر میں نے اس بلید دنیا کے لیے سعی کی ہے اگر میں وہ سعی دین کے لیے کرتا تو آج شاید قطبِ وقت یا غوثِ وقت ہوتا اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

عمر بگذشت نماند است جز ایامے چند
بر کہ در یادِ کے صبح کنم شامے چند

اور میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ اپنا بنایا ہوا شعر رقت کے ساتھ پڑھتے اور وہ یہ ہے ؎

از درِ تو اے کسے ہر بے کسے
نیست اُمیدم کہ بروم نا اُمید

اور کبھی دردِ دل سے یہ شعر اپنا پڑھا کرتے تھے ؎

بآب دیدۂ عشاق و خاکپائے کسے
مرادِ لے است کہ در خوں تپد بجائے کسے

حضرت عزت جلشانہٗ کے سامنے خالی ہاتھ جانے کی حسرت روز بروز آخری عمر میں ان پر غلبہ کرتی گئی تھی بارہا افسوس سے کہا کرتے تھے کہ دنیا کے بیہودہ خرخشوں کے لیے میں نے اپنی عمر ناحق ضائع کر دی"۔

(بحوالہ کتاب سیرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مصلح موعود)

حضرت اقدس کی اس تحریر سے جو آپ نے اپنے والد صاحب کے بارے میں لکھی ہے آپ کے قلبی جذبات کی عکاسی ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی محبت آپ کے دل میں پیدا نہ ہونے دی اور زمانۂ طفولیت اور جوانی میں آپ کی تربیت ایسے رنگ میں فرمائی کہ آپ کامل طور پر رُو بخدا ہو گئے اور آپ کی تمام خواہشات اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت کے حصول میں لگی ہوئی تھیں۔ آپ کے ایک سوانح نگار حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایک عجیب ایمان افروز واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ جب آپ کی عمر نہایت بچپن کی تھی اس وقت آپ اپنی ایک ہم عمر لڑکی سے کہا کرتے تھے کہ:۔

"نامرادے دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے"

بہت ہی کم سنی کا یہ فقرہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ کے دل میں نماز کی کس قدر تڑپ تھی اور پھر دعا پر کس قدر یقین تھا اور اس امر کا بھی بخوبی اور گہرا احساس تھا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور عطا کردہ توفیق کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور حقیقی کارساز اور حاجت روا وہی ہے جس نے

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

کی پیاری دعا سکھلائی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں کہ آپ کے بارے ہیں :۔

" بعض دفعہ آپ کے والد نہایت افسردہ ہو جاتے اور کہتے تھے کہ میرے بعد اس لڑکے کا کس طرح گزارہ ہوگا اور اس بات پر ان کو سخت رنج تھا کہ یہ اپنے بھائی کا دست نگر رہے گا اور کبھی کبھی وہ آپ کے مطالعہ پر چڑ کر آپ کو ملاں بھی کہہ دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ہمارے گھر میں ملاں کہاں سے پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے خود ان کے دل میں بھی آپ کا رعب تھا اور جب کبھی وہ اپنی دنیاوی ناکامیابی کو یاد کرتے تھے تو دینی باتوں میں آپ کے استغراق کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور اس وقت فرماتے تھے کہ اصل کام تو یہی ہے جس میں میرا بیٹا لگا ہوا ہے لیکن چونکہ ان کی ساری عمر دنیا کے کاموں میں گزری تھی اس لیے افسوس کا پہلو غالب رہتا تھا مگر حضرت مرزا صاحب اس بات کی بالکل پرواہ نہ کرتے تھے بلکہ کسی کسی وقت قرآن حدیث اپنے والد صاحب کو بھی سنانے کے لیے بیٹھ جاتے تھے اور یہ ایک عجیب نظارہ تھا کہ باپ اور بیٹا دو مختلف کاموں میں لگے ہوئے تھے اور دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو شکار کرنا چاہتا تھا۔ باپ چاہتا تھا کہ کسی طرح بیٹے کو اپنے خیالات کا شکار کرے اور دنیاوی عزت کے حصول میں لگا دے اور بیٹا چاہتا تھا کہ اپنے باپ کو دنیا کے خطرناک پھندہ سے آزاد کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت کی لو لگا دے۔ غرض یہ عجیب دن تھے جن کا نظارہ کھینچنا قلم کا کام نہیں ہر ایک شخص اپنی اپنی طاقت کے مطابق اپنے دل کے اندر ہی اس کا نقشہ کھینچ سکتا ہے ..... حضرت مسیح موعودؑ کو اس زمانہ میں اپنے والد صاحب کی مدد کے لیے ان کے دنیاوی کاموں میں لگے ہوئے تھے لیکن آپ کا دل کسی اور طرف تھا اور "دست در کار دل بایار" کی مثال بنے ہوئے تھے۔ مقدمات سے ذرا فارغ ہوتے تو خدا تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو جاتے اور ان سفروں میں جو آپ کو ان دنوں مقدمات میں کرنے پڑتے آپ ایک وقت کی نماز بھی بیوقت نہ ہونے دیتے بلکہ اپنے اوقات پر نماز ادا کرتے بلکہ مقدمات کے وقت بھی نماز کو ضائع نہ ہونے دیتے چنانچہ ایک دفعہ تو ایسا ہوا کہ آپ ایک ضروری مقدمہ کے لیے جس کا اثر بہت سے مقدمات پر پڑتا تھا اور جس کے آپ کے حق میں ہو جانے کی صورت میں آپ کے بہت سے حقوق محفوظ ہو جاتے تھے عدالت میں تشریف لے گئے۔ اس وقت کوئی ضروری مقدمہ پیش تھا اس میں دیر ہوئی اور نماز کا وقت آ گیا۔ جب آپ نے دیکھا کہ مجسٹریٹ تو اس مقدمہ میں مصروف ہے اور نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہے تو آپ نے اس مقدمہ کو خدا کے حوالے کیا اور خود ایک طرف جا کر وضو کیا اور درختوں کے سایہ تلے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ جب نماز شروع کر دی تو عدالت سے آپ کے نام پر آواز پڑی۔ آپ آرام سے نماز پڑھتے رہے اور بالکل اس طرف توجہ نہ کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو یقین تھا کہ مقدمہ میں فریق مخالف کو یکطرفہ ڈگری مل گئی ہو گی کیونکہ عدالت ہائے کا قاعدہ ہے کہ جب ایک فریق حاضر عدالت نہ ہو تو فریق مخالف کو یکطرفہ ڈگری دیجاتی ہے۔ اسی خیال میں عدالت میں پہنچے چنانچہ جب عدالت میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ مقدمہ فیصل ہو چکا ہے لیکن چونکہ فیصلہ عدالت معلوم کرنا ضروری تھا جا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ نے جو ایک انگریز تھا کاغذات پر ہی فیصلہ کر دیا اور ڈگری آپ کے حق میں دی اور اس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کی طرف سے وکالت کی۔ غرض آپ ان دنیاوی کاموں میں اسی طرح مشغول تھے جس طرح ایک شخص سے کوئی ایسا کام کرایا جائے جس کے کرنے پر وہ راضی نہ ہو حالانکہ وہ کام خود آپ کے نفع کا تھا کیونکہ آپ کے والد صاحب کی جائیداد کا محفوظ ہونا درحقیقت آپ کی جائیداد کا محفوظ ہونا تھا کیونکہ آپ انکے وارث تھے پس آپ کا باوجود عاقل و بالغ ہونے کے اس کام سے بیزار رہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ دنیا سے بکلی متنفر تھے اور خدا تعالیٰ ہی آپ کا مقصود تھا۔"

(بحوالہ سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مصلح موعود)

دنیا اور اس کے مال و منال سے حضرت مسیح موعودؑ کی بے رغبتی کی ایک اور روشن مثال یہ ہے کہ ۱۸۸۴ء میں آپ کے بھائی مرزا غلام قادر صاحب فوت ہو گئے وہ چونکہ لاولد تھے اور ان کے وارث آپ ہی تھے۔ آپ نے ان کی بیوہ کی درخواست پر نصف حصہ جائیداد تو مرزا سلطان احمد صاحب کے نام لکھ دیا آپ کی بھاوج نے رسمی طور پر متبنیٰ قرار دیا تھا۔ آپ نے متبنیٰ ہونے کی حیثیت پر لکھ دیا کہ اسلام میں یہ جائز نہیں لیکن مرحوم بھائی کی بیوہ کی دلدہی و دستگیری کے لیے اپنی جائیداد کا نصف حصہ بخوشی دے دیا اور باقی نصف بھی خود نہ لیا وہ بھی ایک مدت تک آپ کے رشتہ داروں کے قبضہ میں رہا۔ لیکن بعد میں رونما ہونے والے واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ آپ جس قدر دنیا سے بے نیاز اور یار حقیقی کے غم میں بیقرار تھے اسی قدر خداوند کریم نے آپ کو اپنے قرب خاص اور محبت اور لطف و عنایات سے نوازا کہ آپ کے دامن مراد کو اپنی نعمتوں سے معمور کر دیا۔

~~(باقی)~~

# شہر میں اک چراغ تھا نہ رہا

مکرم محمود احمد صاحب اشرف متعلم بی ایس سی سال دوم

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ہزاروں ہزار احباب جماعت اپنی دعاؤں کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود کے صحبت یافتہ بزرگ اور ایک عظیم داعی اللہ حضرت مولوی محمد دین صاحب کو سپرد خاک کر رہے تھے تو حضرت مولوی صاحب کی ایک بات شدت سے یاد آ رہی تھی۔ آپ کی خدمت میں جب بھی کوئی ملنے کو حاضر ہوتا تو آپ ہمیشہ فرماتے کہ "میرے لئے انجام بخیر کی دعا کریں" آج بلاشبہ مولوی صاحب کی خوبیٔ انجام پر رشک آ رہا تھا۔

ہم سبھی راہِ فنا کے مسافر ہیں مگر کم ہیں جنہیں انہی راہوں پر بقائے دوام کا جام پینا نصیب ہو جاتا ہے حضرت مولوی صاحب ایسے ہی مبارک وجودوں میں سے تھے۔ اگر اولیاء کی ایک نظر انسان کی کایا پلٹ سکتی ہے تو پھر انبیاء علیہ السلام اور وہ بھی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی صحبتیں بلاشبہ ایک زمینی وجود کو آسمانی وجود بنا سکتی ہیں حضرت مولوی صاحب کو یہی صحبتیں میسر آئی تھیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وقفِ زندگی کی پہلی تحریک پر جن گنتی کے چند مجاہدوں نے لبیک کہا اُن پر آنے والی نسلیں ان گنت درود و سلام بھیجتی ہیں اور بھیجتی رہیں گی۔ حضرت مولوی صاحب انہی خوش نصیب مجاہدوں میں سے تھے یہ عظیم اور مقدس وجود چند دنوں پہلے تک ہم میں موجود تھا۔ آنکھیں اسے دیکھتی تھیں تو حضرت مسیح موعود کے مبارک اور مقدس زمانہ سے قربت کا احساس دل کو تسکین بخشتا تھا مگر ۷ مارچ ۱۹۸۲ء کو یہ مقدس وجود اس عالمِ فانی کی قید و بند سے آزاد ہو کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گیا۔

حضرت مولوی صاحب کی پیدائش ۴ دسمبر ۱۸۸۱ء کو ہوئی سلسلہ کے ریکارڈ میں مولوی صاحب کی تاریخ پیدائش یہی درج ہے مگر مولوی صاحب کے گھر والوں کے نزدیک مولوی صاحب کی تاریخ پیدائش ۹ اگست ۱۸۸۳ء بروز اتوار ہے۔ بچپن ہی سے آپ مذہبی رجحان رکھتے تھے آپ "رنگ محل مشن سکول لاہور" کے طالب علم تھے جب اپنے ایک استاد کے ذریعے احمدیت سے متعارف ہوئے پھر رفتہ رفتہ آپ کا رجحان جماعت کی طرف ہوتا گیا۔ ۱۸۹۷ء میں پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق اپنے عبرت ناک انجام کو پہنچا اور یہی وہ واقعہ تھا جس سے مولوی صاحب پوری طرح صداقتِ احمدیت کے قائل ہو گئے اور مولوی صاحب کے بقول اس کے بعد سے آپ خود کو احمدی تصور کرتے تھے بعد ازاں آپ نے ۱۹۰۱ء میں حضرت اقدس کے ہاتھ پر قادیان میں بیعت کی۔ مولوی فرماتے ہیں کہ ۱۸۹۷ء میں ہی انہیں حضرت اقدس کی طرف سے پیر افتخار احمد صاحب کے رقم فرمودہ خط کے ذریعے بیعت کی منظوری موصول ہو گئی تھی۔ ۱۹۰۶ء میں جب ہندوستان میں شدید طاعون پڑی اور حضرت اقدس نے اپنی جماعت کو طاعون سے بچاؤ کا ٹیکہ لگوانے سے منع کر رکھا تھا تاکہ خدا تعالیٰ کا یہ عظیم الشان نشان اور وعدہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہو کہ جو شخص بھی حضرت مسیح موعود کی سچے دل سے اطاعت کرے گا وہ اس عذابِ الٰہی سے بچایا جائے گا اُنہی دنوں مولوی صاحب نے لاہور میں غلطی سے طاعون سے بچاؤ کا ٹیکہ لگوا لیا مگر جب یہ احساس ہوا کہ مسیح کے حکم کی نافرمانی سرزد ہوئی ہے تو بہت پشیمان ہوئے خدا کی قدرت کا عجیب رنگ دیکھئے کہ مولوی صاحب کو چند ہی دنوں میں طاعون کے شدید بخار نے آ لیا اور آپ اسی حالت میں قادیان چلے آئے۔ یہاں آخر حضرت اقدس کی خصوصی دعا اور دوا سے شفایاب ہوئے۔

حضرت مولوی صاحب جب ۱۹۰۳ء میں ہجرت کر کے مستقل طور پر قادیان آ گئے تو حضرت مفتی محمد صادق صاحب وغیرہ سے کئی مرتبہ کہا کہ میری صرف ایک ہی خواہش اور ایک ہی آرزو ہے کہ مجھے ہر لمحہ قربِ مسیح اور دیدارِ مسیح نصیب رہے خواہ مجھے پانچ روپے ملیں یا دس روپے۔ مجھے اس سے کچھ بھی غرض نہیں۔

حضرت مولوی صاحب کی خوش بختی تھی کہ پھر تمام عمر اسی در پہ دھونی رما کے بیٹھے رہے اور شربتِ وصل کے جام پیتے رہے ہر قلم جو حضرت مولوی صاحب کے لئے رقم طراز ہو گا اُسے یہاں کچھ رک کر سوچنا پڑے گا کہ اس عظیم الشان سعادت کے بعد جو آپ کے حصہ میں آئی۔ کیا آپ کے مرتبہ کو بیان کرنے کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جب جلسہ سالانہ پر غیر ملکی احباب و خواتین آپ سے ملاقات کی سعادت

## آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ

مجلس صحت کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اپریل کو احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہو گا جس میں ہر ڈویژن کے چنیدہ کبڈی کے احمدی کھلاڑی شرکت کریں گے۔ قائدین علاقہ و اضلاع خدام الاحمدیہ و صدران ڈویژن مجلس صحت سے درخواست ہے کہ وہ اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں اور ٹیموں کے اسماء سے جلد مطلع کریں۔ اس ٹورنامنٹ میں مرکزی ٹیم کا انتخاب کیا جائے گا اور بہترین ٹیموں اور کھلاڑیوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ (خواجہ عبدالمومن صدر کبڈی ایسوسی ایشن مجلس صحت مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاتے تو شدتِ جذبات سے اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں۔ یہ اس لئے تو نہ تھا کہ آپ صدر۔ صدر انجمن احمدیہ تھے بلکہ فقط اس لیے تھا کہ اس وجود پر پیارے مسیح کی نگاہیں پڑی تھیں، ان ہاتھوں نے اُس ہاتھ پر بیعت کی تھی جس کی راہ تکتے تکتے کروڑوں اِس دنیا سے گزر گئے تھے۔ بلاشبہ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا سایہ اک تجلّی اور جن کے نقشِ پاء چراغ ہوا کرتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحب نے بی اے کے دوران زندگی وقف کی تھی۔ بی اے کرنے کے بعد فوراً خدمتِ دین پر کمربستہ ہو گئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کا وصال ہوا تو آپ لاہور ہی میں تھے۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود فوت ہو چکے تھے اور میں سورج کی جانب تک رہا تھا کہ یہ اب تک کیسے چمک رہا ہے حضور کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۲۷ سال تھی۔

حضرت اقدس کی وفات کے بعد آپ کی جماعتی خدمات کا سلسلہ ۷ مارچ ۱۹۸۳ء کو ختم ہوا جب آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اس دوران آپ ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ امریکہ میں کامیاب مبلغ کی حیثیت سے دو سال کام کیا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے لندن میں مسجد فضل کا سنگِ بنیاد رکھا تو آپ امریکہ سے اس تقریب میں شرکت کے لئے لندن تشریف لائے تھے۔ قادیان اور پھر ربوہ میں ناظر تعلیم رہے۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر رہے اور پھر صدر انجمن احمدیہ کے اہم عہدہ پر فائز ہوئے اور دم آخر تک فائز رہے۔

میری ان سطور کی محرک مولوی صاحب کی بے پایاں شفقت و محبت ہے جو وہ مجھ خاکسار سے فرماتے تھے مولوی صاحب سے میرا کوئی جسمانی رشتہ تو نہیں لیکن خاندانی تعلق ضرور ہے میں ساتویں آٹھویں جماعت میں تھا جب سے مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ مولوی صاحب کو میں نے بے حد شفیق اور مہربان پایا۔ آج جب سوچتا ہوں کہ آپ کتنی اپنائیت کے ساتھ ملتے تھے تو دل کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ مولوی صاحب کسی بلند مقام کے انسان تھے لیکن مجھ سے اِس انداز سے بات کرتے جیسے میں اُن کا پُرانا دوست ہوں۔ جب کبھی اُن کے پاس جانے میں سُستی ہو جاتی تو پیغام بھجواتے کہ "ہمارا دوست کئی دنوں سے نہیں آیا" جب بھی اُن کے پاس بیٹھنے کا موقع ملا تو کبھی نہ ہوا کہ کوئی نکتہ اور کوئی علم کی بات حاصل نہ ہوئی ہو۔ حضرت مولوی صاحب انگریزی زبان پر بڑا عبور رکھتے تھے اور آپ کی اس قابلیت کی وجہ سے آپ کو سلسلہ کی بڑی خدمت کا موقع ملا کئی بار آپ مجھ سے انگریزی میں گفتگو فرماتے اور نصیحت فرماتے کہ "انگریزی زبان کو خوب سیکھو"۔

مولوی صاحب کا اپنا تعلیمی ریکارڈ نہایت شاندار رہا اور ہر جماعت میں وظیفہ حاصل کیا میں نے مولوی صاحب کے گھر میں ایک سرٹیفکیٹ دیکھا جو انہیں لندن کی HARROW SPIRITUAL SOCIETY کی طرف سے وہاں "حیات بعد از موت" کے موضوع پر احمدیت کا نکتۂ نظر بیان کرنے پر ملا تھا۔ جس میں مولوی صاحب کو ایسا عظیم الشان مقالہ پڑھنے پر نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے آپ مذہبی کتب کے مطالعہ کے علاوہ انگریزی ادب میں بہت دلچسپی لیتے تھے اسی طرح انگریزی رسائل وغیرہ بھی نظر میں رکھتے تھے۔ مولوی صاحب کچھ عرصہ تک ہندوستان کے مشہور اخبار "دی سٹیٹسمین" THE STATES MAN میں کالم بھی لکھتے رہے جس کی ایک مرتبہ اخبار میں ہی ایڈیٹر نے بے حد تعریف کی تھی۔

مولوی صاحب کی صحت کے ایّام میں روزمرہ معمولات میں نماز تہجد کے وقت اُٹھنا اور تلاوتِ قرآن کریم کرنا جزو لازم تھے بعض اوقات آپ ایک ایک دن میں بیس بیس سپارے پڑھ لیا کرتے تھے۔ شام کے وقت دوستوں کے ہمراہ سیر کو بھی جایا کرتے تھے۔

حضرت مولوی صاحب کی دل بہار شخصیت کے دو پہلو بڑے نمایاں تھے۔ ایک اُن کی سادگی و انکساری اور دوسرے اُن کی حُسنِ ظرافت مولوی صاحب کے بارہ میں ان کی پوتی جنھیں ہم آپا شاہدہ کہتے ہیں اور جنھیں مولوی صاحب کی پانچ سالہ بیماری میں دن رات خدمت کا موقع ملا بتاتی ہیں کہ آپ نے کبھی کپڑوں پہ استری نہ کروائی تھی۔ اسی طرح جب سے حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے مطالبات پیش کئے تھے تب سے آپ نے کبھی ایک سے زیادہ کھانا بیک وقت نہ کھایا تھا۔ خوراک بے حد کم تھی ہر چیز رغبت سے کھاتے تھے۔ دہی، لسی اور گڑ کے خاص شوقین تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی گڑ پسند کرتے تھے شدید گرمی میں بھی پنکھا نہ چلاتے تھے مولوی صاحب کی نہایت سادہ زندگی کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ نے بفضلِ تعالیٰ بہت لمبی عمر پائی اور حیران کن بات یہ کہ آپ نوے سال کی عمر تک باریک سے باریک تحریر با آسانی پڑھ لیا کرتے تھے۔ آپ کی انکساری کا یہ عالم تھا کہ خود اپنی کسی بات کا ذکر تو درکنار کبھی میں کوئی ایسی بات دریافت بھی کرنا چاہتا جس میں مولوی صاحب کی کسی خوبی یا خدمت کا ذکر ہو تو ٹال جاتے اور فرماتے میرے لئے بس انجام بخیر کی دعا کر دیا کریں مولوی صاحب کی بڑی صاحبزادی نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ آپ سے آپ کی سوانح عمری شائع کرنے کے سلسلہ میں بات ہوئی تو آپ نے سختی سے منع کر دیا اور فرمایا مجھے گوشۂ گمنامی ہی بہتر ہے۔

دوسرا نمایاں پہلو آپ کی شخصیت میں حسِ ظرافت ہے میں جب بھی آپ سے ملا ضرور کوئی نہ کوئی مذاق کی بات کرتے اور چھوٹے چھوٹے لطیفے بھی سنا دیا کرتے۔ مجھے اُن کے گھر والوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ گھر میں کام کرنے والے مالی کے بارہ میں بڑی سنجیدگی سے کہنے لگے کہ یہ میرا بڑا بھائی ہے گھر والوں نے حیران ہو کر پوچھا کہ بھائی ہونا تو ممکن ہے مگر عمر میں تو یہ آپ سے بہت چھوٹا ہے پھر بڑا بھائی کیسے ہوا۔ مولوی صاحب فرمانے لگے اس کا نام اللہ دین ہے میرا نام محمد دین ہے لہٰذا یہ مجھ سے بڑا ہے گھر میں ایک مرتبہ آپ کے ایک پوتے کی شادی تھی تو اُسے بُلا کر کہنے لگے سارے لوگ تمہاری شادی کی تیاری کر رہے ہیں مگر مجھے کوئی شادی کے لئے پوچھتا ہی نہیں۔

مولوی صاحب کے دو صاحبزادے آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے۔ آپ کی دو صاحبزادیاں بقیدِ حیات ہیں۔ اس مضمون کے لیے میں نے کم و بیش تمام معلومات آپ کی بڑی صاحبزادی آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ سے حاصل کی ہیں۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ آپ حضرت مولوی صاحب کا ذکر خیر کن الفاظ میں کریں گی۔ انہوں نے بے ساختہ کہا وہ خیر ہی خیر تھے۔ بے حد شفیق باپ تھے۔ میں نے عمر بھر انہیں کبھی معمولی سے غصہ میں بھی نہ دیکھا وہ تعلیمِ نسواں کے بڑے حامی تھے۔ ہمیں ہمیشہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہو کیونکہ نجات اسی میں ہے۔ اُنہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا آج اُن کی خوبصورت یاد ہی باقی رہ گئی ہے اور وہ خود منوں مٹی کے نیچے سو رہے ہیں دعا ہے کہ اللہ آپ کو اپنی رحمت و مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور درجات کو بہت بلند کرے اور آپ جس استقامت سے خدمتِ دین پر کمربستہ رہے ہم سب بھی ایسے ہی خادم دین ہوں۔

## مرہم عیسیٰ ۸۸ سال پہلے

آج سے ۸۸ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس امر کا انکشاف کیا کہ "مریم عیسیٰ" کے استعمال سے حضرت مسیح علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے بعد آپ کے زخموں کا اندمال ہوا تھا اس کے بعد آپ کشمیر تشریف لے گئے تھے۔ اور وفات کے بعد سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے تھے یہ زیارت گاہ آج بھی "یوز آسف نبی" کی قبر سے موسوم ہے۔

لاہور کے مکرم حکیم محمد حسین صاحب احمدی (ابن حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس اعظم) نے ایک انگریزی طبی ڈکشنری سے اس مرہم کا اصل نسخہ حاصل کر کے مرہم تیار کی اور اشتہار دیا کہ حضرت مسیح کو بیماروں کو اچھا کرتے تھے مگر اس مرہم نے حضرت مسیح کو تندرست کر دیا۔ عیسائیوں نے اس اشتہار پر انگریزی عدالت میں مقدمہ چلایا جب یہ مقدمہ ہائی کورٹ میں پیش ہوا تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی قلم مبارک سے ایک مدلل بیان تحریر فرمایا جس کا ترجمہ انگریزی زبان میں خواجہ کمال الدین صاحب نے کیا تھا۔ خواجہ صاحب نے جب وہ بیان عدالت میں پڑھ کر سنایا تو پادری اور سب عیسائی حیران رہ گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو قبل از وقت الہاماً خبر دی گئی تھی کہ "حسین کو شر سے بچایا گیا ہے" سو ایسا ہی عمل میں آیا۔ حکیم محمد حسین صاحب کو کوئی گزند نہ پہنچا۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۳۴۱)

(مرسلہ:۔ فضل الرحمٰن بسمل۔ ربوہ)

## ضروری اعلان برائے ملاقات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا طریق یہ ہے کہ پہلے براہ راست یا پرائیویٹ سیکرٹری کو لکھ کر وقت مقرر کروانا چاہیئے۔ یہی مروجہ طریق چلا آ رہا ہے، سوائے اس کے کہ استثنائی طور پر کسی کو فوری کام کے سلسلہ میں ملنا پڑے۔ اس طریق کی پابندی کرنی چاہیئے لیکن کچھ عرصہ سے یہ نامناسب رجحان بڑھتا جا رہا ہے کہ بغیر اطلاع کے احباب آ جاتے ہیں اور پھر اصرار یہ ہوتا ہے کہ ہم نے واپس جانا ہے اس لیے ابھی یا آج ہی ملاقات ضرور کروائی جائے۔ حالانکہ استثنائی صورتوں کے سوا اس طریق پر عمل ممکن ہی نہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مقررہ طریق کو ملحوظ رکھیں اور ملاقات کے لیے پیشگی اجازت حاصل کر کے تشریف لائیں۔

(حمید احمد کلیم پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

جماعتہائے احمدیہ بیرون کے مندرجہ ذیل احباب نے بھی تحریک جدید میں ۱۰۰ صحہ یا اس سے زائد کا وعدہ کر کے معاونین خصوصی صف اوّل میں اور ۵۰ صحہ یا اس سے زائد کا وعدہ کر کے صف دوم میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس اور اخلاص میں برکت ڈالے اور مزید مقبول قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

صف اوّل:۔ حیات علی کاظم ٹرینیڈاڈ ۱۰۰ صحہ لطف الرحمٰن مغل صاحب بیلجیم ۱۰۰ صحہ قریشی جمیل احمد طاہر صاحب بیلجیم ۱۰۰ صحہ۔

صف دوم:۔ محمد انور اقبال شیخ صاحب بیلجیم ۵۰ صحہ

# ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دربارہ زکوٰۃ

عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما خالطت الزکوٰۃ مالاً قط الا اھلکہ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا حصہ اسمیں رہنے دیا جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دے گا۔

حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ الحمد للہ کہ جماعت کے اکثر احباب و خواتین جو صاحب نصاب ہیں اور جن کو ادائیگی زکوٰۃ کا احساس ہے بڑی باقاعدگی اور التزام کیساتھ اپنی واجب الادا زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ مگر ابھی تک ایسے احباب بھی ہیں جو مسائل کی لاعلمی کے باعث تساہل برت رہے ہیں۔ صاحب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

# ضروری اعلان برائے لجنات

تمام صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پردہ کے متعلق تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ٹریکٹ کی صورت میں چھپ چکی ہے اور ہر احمدی گھرانے میں اس کتاب کا موجود ہونا ضروری ہے۔ تمام صدر صاحبات احمدی گھرانوں کی تعداد سے آگاہ کریں تاکہ انہیں یہ کتاب فوری طور پر بھجوائی جا سکے۔ ہر گھر میں کم از کم ایک نسخہ جانا ضروری ہے۔ (سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

# تربیت اطفال اور احمدی والدین کے فرائض

حدیث نبوی ہے۔

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔

یعنی تم میں سے ہر کوئی گلہ بان ہے اور اس سے اس کے گلہ کے متعلق باز پرس کی جائے گی۔

چنانچہ اس حدیث کی روشنی میں تمام احمدی والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کا ہر لمحہ خیال رکھیں اور ان کی اصلاح میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھیں تاکہ قیامت کے دن خدا کے حضور خود بھی اور ان کی آئندہ نسل بھی سرخرو ہو سکے۔ (ایڈیشنل سیکرٹری مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

# صدر انجمن احمدیہ میں گریجوایٹ کارکنان کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔ کارکنان درجہ اوّل کے لیے B.A. تمام مضامین پاس ہونا چاہیئے۔ درجہ اول کا گریڈ ۴۵۰-۱۹-۵۴۵-۲۴-۸۳۳ ہے۔ اس کی ابتدائی تنخواہ ۴۵۰/- روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ امداد موسم سرما و امداد گندم اور طبی سہولت دی جائے گی۔

ایسی درخواستیں مکمل کوائف (میٹرک کی سند کی فوٹو سٹیٹ بی۔ اے کی فوٹو سٹیٹ سند۔ اس کے علاوہ صدر جماعت کی تصدیق) کے ساتھ ناظر دیوان صدر کمیشن کو مورخہ ۸ اپریل ۱۹۸۳ء تک موصول ہو جانی چاہئیں۔ (ناظر دیوان صدر کمیشن صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

# محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

## جماعت احمدیہ لاہور شہر کے وعدے

| اسمائے گرامی معاونین خصوصی | رقم | اسمائے گرامی معاونین خصوصی | رقم |
|---|---|---|---|
| مکرم میاں عبدالمالک صاحب سنت نگر | ۷۷۰ | مکرم محمد یونس صاحب جاوید سنت نگر | ۵۰۲ |
| " حبیب احمد خان صاحب " | ۶۵۰ | " چوہدری محمد اسماعیل صاحب " | ۶۶۰ |
| " ماشاء اللہ خان صاحب سول لائن | ۵۰۰ | " سعید احمد ناصر صاحب سول لائن | ۵۷۰ |
| " مجیب الرحمٰن درد صاحب " | ۵۰۰ | محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبدالسلام صاحب " | ۵۰۰ |
| " چوہدری مطیع اللہ صاحب شاہدرہ فیکٹری ایریا | ۷۸۴ | مکرم چوہدری امین احمد صاحب گلبرگ | ۷۵۰ |
| " راجہ غالب احمد صاحب گلبرگ | ۶۲۵ | " ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب " | ۶۰۰ |
| " شیخ نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ " | ۵۰۰ | " چوہدری صداقت علی صاحب " | ۵۰۰ |
| " " فضل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن | ۶۲۵ | " احسن ندیم صاحب ماڈل ٹاؤن | ۵۰۰ |
| " چوہدری نورالدین صاحب " | ۵۱۰ | " شیخ مظفر احمد صاحب " | ۵۰۰ |
| محترمہ بیگم صاحبہ امتیاز احمد صاحب بٹ " | ۶۱۰ | " ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب " | ۵۰۰ |
| مکرم کیپٹن محمد ایوب صاحب " | ۵۵۰ | " مرزا مظفر احمد صاحب محمد نگر | ۵۰۰ |

(وکیل المال اوّل تحریک جدید) (جاری)

# حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد اور احباب جماعت کا فرض

(از مکرم عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک دور کے پہلے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی تقریر میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا دیں۔ یہ کوئی مشکل یا کٹھن کام نہیں۔ صرف احباب جماعت کے تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار کی جملہ امراء صاحبان۔ صدر صاحبات۔ سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اور مربیان حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ منصوبہ بندی کر کے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت الفضل کی اپنی موجودہ تعداد کو دوگنا کر دے تو یہ تعداد آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اور ہم اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ کی اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچا دیں۔ اور اپنے رب العزت کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

# لجنہ اماء اللہ کے معیار اوّل اور دوم کا امتحان

انشاء اللہ یکم مئی کو لجنہ اماء اللہ کے معیار اوّل اور دوم کا امتحان ہوگا۔ جملہ لجنات پرچے منگوانے کے لئے تعداد سے اطلاع دیں۔ ورنہ بصورت دیگر پرچے ارسال نہیں کئے جائیں گے جس کی طرف سے تعداد کی اطلاع نہیں آئے گی اسے پرچہ نہیں بھجوایا جائے گا۔ نصاب کئی بار الفضل میں بھی شائع ہو چکا ہے اور لائحہ عمل میں بھی اگر کسی کو معلوم نہیں تو لکھ کر منگوالیں۔ (سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

# اطفال متوجہ ہوں

سہ ماہی رواں کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ابن رشد" مقرر ہے۔

"ابن رشد ایک بہت بڑے عالم، فقیہ اور فلسفی تھے۔ تحصیل علم کا اس قدر شوق تھا کہ کہتے ہیں کہ آپ نے سن بلوغ سے لے کر سوائے دو راتوں کے کسی رات میں مطالعہ ترک نہیں کیا۔ ایک تو اس کے والد کی وفات اور دوسری اس کی شادی کی رات۔ آپ کا ایک مشہور قول ہے "جس نے علم تشریح کی جانب توجہ کی۔ خدائے تعالیٰ پر اس کا ایمان قوی ہو گیا" ابن الآبار لکھتے ہیں "علوم فقہ و حدیث میں اس وقت ملک میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا اسی طرح طب و فلسفہ میں بھی ان کی ہمسری کا کوئی شخص دعویٰ نہ کر سکتا تھا"۔ (سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی کامیابی کے لیے خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے

وکیل صد سالہ
احمدیہ جوبلی فنڈ

## دعائے مغفرت

● میرے بڑے بھائی کا لڑکا راہوالی سے کلاتھ فیکٹری گوجرانوالہ جاتے ہوئے ۳ مارچ کو صبح ساڑھے سات بجے ٹریفک کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گیا اور طبی امداد ملنے سے پہلے جاں بحق ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بڑا مخلص احمدی خادم تھا۔ ڈیڑھ سال پہلے شادی ہوئی تھی اور عمر ۲۲ سال تھی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا چھوڑا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور بیوہ اور بچے کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

(محمد بشیر خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

● خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری فیروز دین صاحب سکنہ احمد نگر حال دارالصدر شمالی۔ ربوہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۸۳ء کو رات ۹½ بجے بعمر ۴۰ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مورخہ ۲۳ مارچ کو بعد نماز ظہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی صدر محلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ نہایت نیک اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ نے اپنی تمام عمر عسر و یسر میں صبر و شکر سے بسر کی۔ حد درجہ مہمان نواز، متواضع اور نہایت متوکل خاتون تھیں۔

پسماندگان میں اپنے خاوند کے علاوہ دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ دو بچے بہت چھوٹے ہیں۔

خاکسار افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جملہ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے نیز یہ بھی دعا کریں کہ مولا کریم تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار ظہور احمد کارکن وقف جدید ۱۳/ دارالصدر شمالی ربوہ)

● میری ہمشیرہ نور زینب بیگم صاحبہ میاں محمد شفیع صاحب میانا پورہ (مشرقی) سیالکوٹ ۲۴، ۲۵، امان ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۴، ۲۵ مارچ ۱۹۸۳ء بعارضہ شدید بلڈ پریشر وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں۔ اس لئے ان کا جنازہ ۳/۲۵ کی نماز مغرب کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے پڑھایا۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے بعد دعا مکرم برادرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے کرائی۔

مرحومہ کی عمر ۷۴ سال تھی۔ پیدائشی احمدی تھیں۔ ہمارے والدین نے ۱۹۰۱ء میں بیعت کی ہوئی تھی۔

احباب جماعت سے ان کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد احمد اکاؤنٹنٹ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

● ہمارے حلقہ کے ایک دوست مکرم حکیم سردار علی صاحب رازی آف حلقہ سلطان پورہ مورخہ ۲۵ مارچ کو ساڑھے بارہ بجے شب کے قریب وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم نہایت دیانت دار، مخلص اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ مرحوم کا جنازہ ۲۶ مارچ ۸۳ء کو ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بعد از نماز مغرب نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد انہیں قبرستان عام میں دفن کیا گیا۔ بعد از تدفین مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور چار لڑکیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(مختار احمد ایڈیشنل ناظم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

## درخواست ہائے دعا

● خاکسار کو ایک مقدمہ میں ملوث کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے پریشان ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری جلد پریشانیاں دور فرمائے

(محمد رشید نارووال ضلع سیالکوٹ)

● میرے بڑے بیٹے عزیزم انوار الدین سعید سلمہ اللہ کو چھت پر سے گر پڑنے کی وجہ سے بائیں جبڑے پر شدید چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے اسے بہت تکلیف ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد مکمل صحت دے۔ آمین۔

● چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر اے ایس آئی پولیس حیدر آباد کے بازو میں ایک حادثہ کی وجہ سے دو جگہ فریکچر ہو گیا ہے اور آپ جام شورو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین۔

(رضیہ بیگم ریلوے امریکن کوارٹرز حیدر آباد سندھ)

● مکرم راجہ عطاء اللہ خان صاحب مظفر آباد آزاد کشمیر ابھی اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ راجہ صاحب موصوف کو جلد نرینہ اولاد سے نوازے اور انہیں اپنے افضال کا مورد بنائے۔ آمین

(محمد فیروز الدین دفتر صدر عمومی ربوہ)

## اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کی مد میں رقوم بھجوائی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور انہیں بیش از پیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

| | |
|---|---|
| مکرم چوہدری مشتاق احمد | ۵۰۰/- |
| " سید شوکت علی صاحب | ۵۰۰/- |
| " صدر لجنہ صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ | ۱۷۵/- |
| " سکواڈرن لیڈر نعیم احمد صاحب خواجہ | ۱۲۵/- |
| " سردار احمد صاحب دارالرحمت غربی | ۱۲۵/- |
| " میاں محمد عبداللہ صاحب لاہور | ۱۲۵/- |
| " چوہدری عبدالحمید صاحب ٹنڈو غلام علی | ۱۰۰/- |
| " رفیق احمد قمر صاحب | ۳۵/- |
| " چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب | ۳۵/- |
| " امۃ الرقیب رشید صاحبہ مرحومہ سمبڑیال | ۳۵/- |
| محترمہ صاحبزادگی بنت چوہدری سردار محمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ | ۳۵/- |
| " ثمینہ رحمت صاحبہ ربوہ بمناسبت والد مرحوم چوہدری رحمت اللہ صاحب سابق امیر بہاولپور | ۲۵/- |
| مکرم صلاح الدین صاحب قمر ربوہ | ۱۰/- |

### پیارے اطفال بھائیو!

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ دعائیں حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے پیارے آقا کو بار بار دعا کے لئے لکھتے رہا کریں۔ نیز اپنی تعلیمی حالت سے بھی حضور کو مطلع رکھیں۔ (سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

## اعلان برائے توجہ ناصرات

جو بچیاں مرکز میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاس ۲۳ اپریل تا ۵ مئی میں شامل ہو رہی ہیں اور ان کی عمریں ۱۵ سال سے زائد ہیں۔ وہ ناصرات کے امتحان کی پوری تیاری کر کے آئیں اور یکم مئی کو ناصرات کے امتحان میں شامل ہوں۔ پرچے پر اپنے شہر کا نام لکھیں۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

## اطفال الاحمدیہ میں شمولیت

حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا "اگر کوئی بچہ اطفال الاحمدیہ کی عمر رکھتا تھا اور اس کے ماں باپ نے اسے اطفال الاحمدیہ میں شامل نہیں کیا تو اس کے ماں باپ نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۶۳ء)

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## تقریب رخصتانہ

۲۵ فروری ۱۹۸۳ء کو میری بہن عزیزہ نامزد عزیزہ سلمہا اللہ بنت سلطان احمد صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اسی دن مکرم مولوی نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈسکہ نے نکاح ہمراہ عزیز عصمت محمود صاحب ولد شریف احمد صاحب کھوکھر سکنہ سلہوکی چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا اعلان فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(آصفہ سلطان بنت سلطان احمد صاحب کھوکھر منڈی گورایہ ضلع سیالکوٹ)

## وقف جدید کے چند ننھے مجاہدین

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے امسال تمام اضلاع کو کچھ اطفال و ناصرات سے ایک صد یا زیادہ چندہ وقف جدید دفتر اطفال لے کر ان کو "ننھے مجاہدین" میں شامل کرنے کی درخواست کی تھی اور یہ درخواست بھی کی گئی تھی کہ "ننھے مجاہدین" کے نام معہ ولدیت و پتہ جات مرکز میں ارسال فرمائیں۔ تا حال ضلع لیہ، مجلس سول لائن (گوجرانوالہ) اور سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے ننھے مجاہدین کے نام موصول ہوئے ہیں۔ احباب سے ان مقامات کے قائدین و ناظمین اطفال، مندرجہ ذیل مخلص بچوں اور ان کے والدین کے لئے بھی خصوصی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

ان بچوں کے نام حضور پرنور کی خدمت میں خصوصی دعا کے لئے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

ضلع لیہ:۔ احمد اقبال صاحب ابن ندیم اقبال صاحب، شہزاد احمد عمران صاحب ابن منور اقبال صاحب شاہد غفار صاحب ابن عبدالغفار صاحب، امۃ النور بشریٰ صاحبہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب شفقت توصیف صاحب ابن توصیف احمد صاحب۔

سمبڑیال (سیالکوٹ) کشور محمود صاحب ابن چوہدری عاشق حسین صاحب۔

سلانوالی (سرگودھا):۔ سعیدہ منصور صاحبہ، سائرہ اکرام صاحبہ، شازب افتخار صاحب۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

## قائد صاحب و ناظم صاحب اطفال!

کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی رپورٹ کارگذاری مرکز کو ارسال کر دی ہے؟ یاد رہے کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ کارگذاری مکمل اندراجات کیساتھ مطبوعہ فارم پر روانہ کر دینی چاہیئے۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## بقیہ : مجلس مشاورت

کی رات کو دارالضیافت کی طرف سے نمائندگان کے اعزاز میں عشائیے کا اہتمام کیا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور احباب کو اپنے ہمراہ کھانا تناول کرنے کی سعادت بخشی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ رات ساڑھے آٹھ بجے ضیافت میں تشریف لائے۔ اور نو بجے کے قریب دعا کروا کے واپس تشریف لے گئے۔

مجلس مشاورت پر احباب کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قائدین اضلاع مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک میٹنگ ۲ اپریل کو رات نو بجے منعقد ہوئی جو رات گئے تک جاری رہی۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ نے مشاورت میں شرکت کے علاوہ نمائندگان اور دیگر احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ اور اہم میٹنگز میں شرکت کر کے احباب کی رہنمائی فرمائی۔

# آسٹریلیا مرکز کے قیام کیلئے نمایاں قربانی

احباب کو الفضل کے ذریعہ یہ خوشکن اطلاع دی جا چکی ہے کہ آسٹریلیا میں مرکز مشن ہاؤس کیلئے قریباً ڈیڑھ لاکھ ڈالر خرچ کر کے زمین خریدی جا چکی ہے اور انشاء اللہ تعمیر کا کام بھی جلد شروع کیا جائے گا۔ بیرونِ پاکستان احباب کی خوش قسمتی ہے کہ اس مرکز کی زمین اور تعمیر کے اخراجات اٹھانا ان کے ذمہ ہے۔ احباب جماعت بڑے جوش و خروش کے ساتھ بڑھ چڑھ کر اس فنڈ میں وعدہ جات لکھوا رہے ہیں اور ادائیگیاں کر رہے ہیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق ۱,۵۳,۰۰۰ ڈالر کے وعدہ جات ہو چکے ہیں۔ نمایاں وعدہ اور ادائیگی کرنے والے احباب کی ایک فہرست بغرض دعا شائع ہو چکی ہے۔ دوسری فہرست پیش کرتے ہوئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان سب مخلصین کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال اور اخلاص میں بے حد برکت ڈالے۔ ان کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور ہر حال میں اور ہر آن ان کا محافظ و مددگار و معاون رہے۔ آمین

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

۱۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب بٹ : ۳۰۸۰ ڈالر
۲۔ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب : ۲۹۰۷ ڈالر
۳۔ " ناصر احمد باجوہ صاحب : ۲۷۳۵ "
۴۔ " میاں ریاض احمد صاحب مع اہل و عیال : ۲۶۷۰ "
۵۔ " مظفر حسین صاحب : ۲۵۶۵ "
۶۔ " حفیظ الرحمٰن صاحب بھٹی " " " : ۲۵۰۰ "
۷۔ " محمد اکرم صاحب احمدی مع اہل و عیال : ۲۵۰۰ "
۸۔ " ملک مبارک احمد صاحب : ۲۵۰۰ "
۹۔ " محمد اشرف باجوہ صاحب : ۲۰۵۰ "
۱۰۔ " کریم احمد طاہر صاحب : ۲۰۰۰ "
۱۱۔ " مسعود احمد ہاشمی صاحب : ۱۷۱۰ "
۱۲۔ " ریاض احمد صاحب : ۱۶۰ "
۱۳۔ " میاں منصور خان صاحب : ۱۵۷۰ "
۱۴۔ " منور احمد صاحب باجوہ : ۱۵۴۰ "
۱۵۔ " شریف احمد باجوہ صاحب : ۱۵۴۰ "
۱۶۔ " چوہدری عبد القادر صاحب : ۱۳۷۸ "
۱۷۔ " ظہیر احمد باجوہ صاحب : ۱۳۷۰ "
۱۸۔ " مظفر احمد باجوہ صاحب : ۱۳۷۰ "
۱۹۔ " ملک محمد حسین صاحب : ۱۱۹۰ "
۲۰۔ " جاوید احمد صاحب : ۱۰۵۰ "
۲۱۔ " محمد افضل صاحب : ۱۰۳۰ "
۲۲۔ " چوہدری طارق محمود صاحب تبسم : ۱۰۳۰ "
۲۳۔ " احمد اسماعیل صاحب : ۱۰۳۰ "
۲۴۔ " مبارک احمد باجوہ صاحب : ۱۰۳۰ "
۲۵۔ " ادریس احمد بھٹی صاحب : ۱۰۰۰ "
۲۶۔ " مسعود احمد صاحب : ۱۰۰۰ "

# محترم ماسٹر عطا محمد صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ حال وکیل التصنیف تحریک جدید کے والد محترم ماسٹر عطا محمد صاحب ۲۹ اور ۳۰ مارچ کی درمیانی شب دس بج کر بیس منٹ پر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۹۴ سال تھی۔ مکیریاں ضلع ہوشیارپور میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں شامل ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ گورنمنٹ سروس سے فارغ ہونے کے بعد جامعہ احمدیہ میں ۱۹۸۱ء تک پڑھاتے رہے۔ ۳۰ مارچ ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مسجد مبارک میں جنازہ پڑھایا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

## الفضل" کی اشاعت میں حصہ لیجئے (مینیجر الفضل ربوہ)

## تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

امسال میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہونے والی طالبات کی تربیتی کلاس زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۲۲ اپریل تا ۵ مئی لجنہ ہال ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہونے والی زیادہ سے زیادہ طالبات اس کلاس میں شرکت کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

## مربیانِ کرام متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام سالانہ تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی ۱۹۸۳ء مرکز میں منعقد ہوگی ہر مجلس کی نمائندگی کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ اور اپنی رپورٹ میں اس کے نتیجہ سے مطلع فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

جدید اسپرٹ پالش
آپ کے قیمتی فرنیچرز اور فلش ڈورز کی ضمانت
نہایت عمدہ، دیرپا اور انتہائی چمکدار
وارنش سے نجات
حقیقۃً کم دام اور یقیناً عمدہ کام، خدمت کا منتظر
حامد مسعود امجد دارالعلوم وسطی ربوہ

گرمیوں میں گرم کپڑوں کو صاف کروا کر رکھیں
تاکہ کیڑہ لگنے سے محفوظ رہیں۔
کپڑوں کی ڈرائی کلیننگ۔ رفو اور
رنگائی بہترین کی جاتی ہے:
گیٹ سمارٹ ڈرائی کلینرز
مال روڈ۔ راولپنڈی صدر

حیرت انگیز ایجاد... فوری علاج
کیل چھائیاں داغ دھبے
دور کرنے اور چہرہ کی صفائی کے لیے
کوئیک بیوٹی کریم
قیمتی اجزاء سے تیار شدہ فوراً اثر کرنے والی۔
قیمت 19/50
بذریعہ ڈاک آپ تک پہنچانے کا انتظام
گفٹ سنٹر باجوہ مارکیٹ ربوہ

خوبصورت • پائیدار • سبک رفتار
جی ایف سی گارنٹی شدہ پنکھے (رجسٹرڈ)
ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک 31812 اور ڈیلرشپ سرٹیفکیٹ ضرور دیکھ لیں
TRADE MARK GFC FAN
ربوہ میں واحد ڈیلر
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ

دانت درد کا فوری علاج "ٹوتھلین" لگانے کی دوا -/۳ کھانے کی دوا -/۵
دانتوں سے خون اور پیپ دور کرنے کی مجرب دوا۔ قیمت -/۱۵ "پائیوریا کورس"
دانتوں کا گلنا سڑنا، ٹھنڈا پانی لگنا "کیریز کیور" -/۱۵ سے دور ہو جاتا ہے
دانتوں کی روزانہ صفائی کیلئے "پیور ٹوتھ پوڈر" بے حد مفید ہے -/۴
دانتوں کی مزید صفائی اور مختلف امراض سے بچاؤ کیلئے "پیور ٹوتھ لوشن" بیحد مفید ہے -/۱۵
"کریٹرا" دانتوں کو کیڑا لگنا ختم کرنے کیلئے "کریٹرا کیور" -/۳۰ بیحد مفید ہے
ہمدردانہ مشورہ ★ بہترین تشخیص اور کامیاب علاج
شاہ
کیلئے پتہ یاد رکھیں
ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ